بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قارئین کرام حضرات وخواتین   السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اس سے قبل ۱۸ ڈگری پر صبح صادق ہونے کی واضح تردید اور اکابر کے نظریات واختلافات کی تفصیل کے ضمن میں حضرت مفتی شوکت علی صاحب سواتی حفظہ اللہ کی طرف سے آپ کے گراں قدر کئی مضامین ورسالے ہم آپ کے سامنے پیش کر چکے ہیں جن میں آخری بار ۹۷ صفحات پر مشتمل آپ کا ایک تحقیقی مضمون بنام "صبح صادق اور کاذب کے متعلق چند اکابر کے اختلاف کی حقیقت اور جمہور کا عمل؟" بھی شامل ہے، اہلِ تحقیق اور حق کے متلاشی حضرات کے لئے اس رسالے کو دوبارہ سہ بارہ بغور پڑھنے اور سمجھنے کی تلقین کی جاتی ہے تا کہ حق سامنے آجائے،

حضرت مفتی صاحب کی طرف سے ۱۸ ڈگری پر صبح صادق نہ ہونے کی جامع تحقیق کے باوجود افسوس صد افسوس بعض حضرات خصوصا پروفیسر عبداللطیف صاحب ان تحقیقی مضامین کو پڑھے سمجھے بغیر ہی آپ کے محقق اور متفق علیہ موقف کے خلاف عامیانہ زبان سے دنیا بھر میں ای میل خط کی بوچھاڑ کرتے رہے، اسی سلسلہ میں حضرت مفتی شوکت علی صاحب کا ۱۸ صفحات پر مشتمل جوابی مضمون آپ کے شکریہ کے ساتھ ذیل میں ملاحظہ فرمائیں

محترم جناب پروفیسر عبداللطیف صاحب کی جانب سے
بنام مولانا شوکت علی قاسمی
"دوٹوک"، "صاف بات" اور "قابل غور"
جیسے عنوانات کے ساتھ ایک خط

اور اس کا جواب

ازقلم

مولانا شوکت علی قاسمی

محترم پروفیسر صاحب کا خط

دوٹوک۔ صاف بات۔

حصہ الف) قابل غور ایک اہم نکتہ

اٹھارہ درجہ والے بھی۔۔۔ اور پندرہ درجے والے بھی۔۔۔ سب اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ یہ صحیح ہے کہ 18 درجے پر مکمل اندھیرا ہوتا ہے۔ اور 18 درجے پر مکمل تاریکی چھائی ہوئی ہوتی ہے۔ اور اس یونیورسل ٹروتھ کو بھی سب ہی مانتے ہیں کہ سورج جیسے ہی اس 18 درجے پر پہنچتا ہے اس سے پہلے پہلے مکمل تاریکی چھائی ہوئی ہوتی ہے مکمل اندھیرا ہوتا ہے مگر۔۔۔۔ جیسے ہی سورج اٹھارہ درجے کی حد کو پار کرتا ہے پو پھٹتی ہے رات میں سے دن نکل آتا ہے۔ یہی ہے رات اور دن کا حد فاصل۔ اور اس وقت جیسی روشنی ہوتی ہے اس کا مولانا شوکت قاسمی صاحب نے قرآن شریف پر دایاں ہاتھ رکھ کے حال بیان کر دیا کہ اس وقت سیدرانرجی جیسی مدھم روشنی ہوتی ہے۔

مندرجہ ذیل باتوں سے آپ بخوبی واقف ہیں۔

دنیا ایک کرہ کی مانند ہے اور اپنے محور پر گھوم رہی ہے۔ میرے محترم۔ اس پر کہیں نا کہیں سے یقینا 24 گھنٹے کا ایک دن کا دورانیہ مکمل کرنے کے بعد دوسرا دن دوسری تاریخ شروع ہوتی ہے۔ جو مقام ایک اور دوسری تاریخ کا حد فاصل ہے اس کے ایک طرف اگر جمعرات ہے تو دوسری طرف جمعہ کا دن ہوتا ہے یہ مقام بین الاقوامی خط تاریخ 360 درجے پر واقع ہے اور آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ اس لائن کو بین الاقوامی خط تاریخ کہا جاتا ہے یہ ایک تسلیم شدہ یونیورسل ٹروتھ ہے (this point is known as International date line). بس اسی طرح دنیا کرہ کے مانند گول ہے اور اپنے محور پر گھوم رہی ہے اس پر بھی کہیں نا کہیں سے یقینا دن کی ابتدا ہوگی اور رات کا اختتام ہوگا۔

میرے محترم۔ جس طرح بین الاقوامی خط تاریخ 360 درجے طول البلد پر واقع ہے جہاں سے دوسری تاریخ شروع ہوتی ہے اسی طرح 18 درجے پر جب سورج طلوع آفتاب سے پہلے پہنچتا ہے۔ یہ حد فاصل ہے دن اور رات کے مابین۔ دن کی ابتداء یہیں سے شروع ہوتی ہے یہ بھی ایک یونیورسل ٹروتھ ہے (this point of 18 degrees is known as the point of seperation between day and night). میں نے کوئی نئی بات نہیں لکھی۔ سب ماہرین فلکیات ان باتوں سے خوب واقف ہیں میں یہ کہنا چاہتا ہوں یہ نہ بھولئے (this point of 18 degrees is known as the point of seperation between day and night) (آپ سب خوب واقف ہیں) اٹھارہ درجہ کا فلکیاتی اصطلاح میں نام ہے (begining of ASTROMOMICAL TWILIGHT) اٹھارہ درجے اور پندرہ درجے کے ماننے والے سب مانتے ہیں کہ اس سے پہلے مکمل تاریکی ہے اور اس کے بعد دن کی ابتداء ہے۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں وہ روشنی جو رات کی تاریکی میں نظر آتی ہے اور جس سے صبح کا دھوکہ ہو اس کو کہا جاتا ہے یہ کاذب ہے۔ یہ دھوکہ دینے والی صبح ہے۔ کیونکہ رات کی تاریکی میں یہ صبح کا دھوکہ دے رہی ہے۔ ہے تو رات۔ مگر اس وقت ایسی روشنی ہوتی ہے جس پر صبح کا دھوکہ ہوتا ہے اس کا شریعت سے کوئی تعلق نہیں۔ دن نکلنے کے بعد۔ یعنی دن شروع ہونے کے بعد جو روشنی ظاہر ہوگی اسے دن کے وقت نظر آنے کی وجہ سے کسی بھی قیمت میں دھوکہ دینے والی صبح نہیں کہا جا سکتا۔ جو بھی اپنی کم علمی کی وجہ سے یا اپنے موقف کو صحیح سمجھ کر یا اس کو اپنی انا کا مسئلہ سمجھ کر کاذب کہتا ہے وہ خود دھوکہ میں ہے۔ اللہ کے فضل وکرم سے

جناب شوکت قاسمی صاحب کو بھی اٹھارہ درجے پر (دن نکلنے کے بعد) جو روشنی نظر آئی تھی اور جس کا ذکر قرآن شریف پر ہاتھ رکھ کر انہوں نے اس کا حال بیان کیا۔ کہ یہ سیور انرجی کی سی مدھم روشنی ہے۔ یہی دن کی ابتداء میں صبح صادق ہے۔ اسے کسی لحاظ بھی کی وجہ سے صبح کاذب کہنا سراسر غلط بھی ہے۔ خوب سمجھ لیں جو روشنی رات کی تاریکی میں دھوکہ دے وہ کاذب ہے۔ اور جو روشنی دن نکل آنے بعد نظر آئے وہی صادق ہے۔ کاذب نہیں۔

اسٹرونومیکل ٹیولائٹ کی ابتداء سے پہلے بہت سی روشنیاں آسمان پر نظر آتی ہیں۔ ایک روشنی ہے گگن شین۔ یہ صبح کے وقت مغربی افق پر ظاہر ہوتی ہے اس لئے اس کا تعلق صبح صاق سے نہیں ہے ایک روشنی ہے زوڈیکل لائٹ جس کی شکل وصورت عین احادیث نبوی میں ذکر کی گئی نشانیوں جیسی ہے۔ اور یہ رات میں (تاریکی میں) صبح کا دھوکہ دیتی ہے۔ قطب شمالی وجنوبی میں ظاہر ہونے والی روشنیوں کو اورورا کہا جاتا ہے یہ موسم گرما میں بہت خوبصورت ڈیزائن کی شکل میں نظر آتی ہیں۔ خوبصورت لہلہاتے ہوئے جھالر پردے قوس وغیرہ۔ تقریباً ساری رات کئی کئی ہفتوں تک یا مہینوں تک نظر آتی ہیں اس لئے اس کا بھی تعلق صبح صاق سے نہیں۔ یہ صرف قطبین کے قریب نظر آتی ہیں، قطب شمالی میں ان کو اورورا بوریالیس اور قطب جنوبی میں اس کا نام اورورا اسٹرلیس ہے اس کا بھی صبح صادق سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ میں نے اس کا ذکر اس لئے کر دیا بہت سے لوگ اس کو بھی صبح کاذب کے زمرے میں شامل کر لیتے ہیں جو کہ سراسر غلط بھی اور فن سے ناواقفیت کر کھلی دلیل ہے۔ صرف زوڈیکل لائٹ ہی وہ روشنی ہے جس کی شکل وصورت عین احادیث نبوی میں ذکر کی گئی نشانیوں جیسی ہے۔ اس کر وجہ یہ ہے

) ---- یہ دن نکلنے سے پہلے رات ہی کی تاریکی میں صبح کا دھوکہ دیتی ہے۔ اور وہ روشنی جو رات ہی کے حصہ میں صبح کا دھوکہ دے وہی کاذب ہے۔

) ---- یہ روشنی یہ کھڑی دم نما ہوتی ہے۔ مخروطی شکل کی ہوتی ہے۔

) ---- بھڑیئے کی دم جیسی ہوتی ہے۔

) ---- اس کا اوپر کا سرا پتلا ہوتا ہے۔ اور نچلا سرا چوڑا ہوتا ہے۔

) ---- اور جیسے جیسے اسٹرونومیکل ٹ Ā لائٹ کی ابتدا کا وقت (دن کے نکلنے کا وقت) قریب آتا جاتا ہے یہ اوپر سے نیچے کی طرف آتی نظر آتی ہے۔ پھر کچھ دیر کے لئے نظروں سے اوجھل ہو جاتی ہے اور اس کی روشنی دن نکلنے کا ساتھ ہی صبح صادق کی روشنی میں دن کی انتہائی ابتدائی لمحات میں ضم ہو جاتی ہے، صدیوں کے بے شمار مشاہدات سے اس کی تصدیق ہو چکی ہے کہ یہ اوپر سے نیچے اترتی نظر آتی ہے اور کچھ دیر کے لئے اوجھل بھی ہوتی ہے

(حصہ ب) مولانا شوکت علی قاسمی صاحب

میرے محترم آپ ماشاء اللہ ایک قابل احترام عالم ہیں۔ میں دل سے علماء کرام کی قدر کرتا ہوں میں نے جب آپ کے 29 کمپوز کئے ہوئے خط کو (جو اگر ہاتھ سے لکھے جاتے تو کم از کم 65-60 صفحات پر مشتمل ہوتے) صفحہ نمبر چھ پر یہ پڑھا کہ اللہ رب العزت کے فضل وکرم سے آپ کو صبح صادق کا مشاہدہ 18 درجہ پر ہو گیا میں بے حد خوش ہوا اور پھر میں نے سوچا اب مزید گفتگو کی بحث کی اور ای میل کی کیا ضرورت مسئلہ تو اللہ رب العزت نے مشاہدہ کرا کے حل کر دیا۔ آپ کے مشاہدہ کے بعد خط کی کہیں کہیں سے چند سطر پڑھ لی۔ کہ اب آگے پڑھنے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔

میرے محترم۔ یہ تھی اصل وجہ آپ کے 29 کمپوز کئے ہوئے خط کو نہ پڑھنے کی (امید ہے آپ کا مغالطہ دور ہو گیا ہوگا)

آپ سے مودبانہ درخواست ہے بجائے میرے مواخذہ کے مہربانی فرما کر بار بار اپنے مشاہدہ کا جائزہ لیں۔ آپ نے یوں تحریر فرمایا ہے۔ اس وقت اپنا دایاں ہاتھ قرآن مجید کی اوپر رکھ کر گواہی دے رہا ہے کہ اس فقیر نے متعدد دفعہ 18 درجے پر ظاہر ہونے والی روشنی بالکل انرجی سیور کی طرح سفید مگر مدہم طلوع دیکھی ہے۔

میرے محترم۔ آپ نے لکھا ہے کہ میں ادھر ادھر بھاگ رہا ہوں۔ مجھے کیا ضرورت کہ میں ادھر ادھر بھاگوں آپ سے درخواست ہے۔ اللہ کے واسطے اپنے ہی مشاہدہ کا بار بار آپ بغور مطالعہ فرمالیں آپ نے متعدد بار اس کا مشاہدہ کیا ہے۔ ایک دو بار نہیں بلکہ بار بار۔ ماشاءاللہ پھر بھی آپ کو شرح صدر نہیں ہوا۔ الامان الحفیظ۔

کل تک پندرہ درجے کے ماننے والے کہتے تھے 18 درجے پر مکمل اندھیرا ہوتا ہے تاریکی چھائی ہوئی ہوتی ہے۔ اللہ کی شان اس مالک نے آپ کو 18 درجے پر ہی مشاہدہ کرا دیا آپ نے متعدد بار اس کا مشاہدہ کیا ہے اس وقت انرجی سیور جیسی روشنی ہوتی ہے۔ یہی تو صبح صادق ہے۔ مہربانی فرما کر اپنے مشاہدہ کو پس پشت نہ ڈالیں۔ جہاں جہاں آپ نے ای میل بھیجی ہیں ان سے فرما دیں کہ ہاں اللہ کا شکر ہے میں نے صبح صادق کا مشاہدہ کر لیا۔

دارالعلوم کراچی کے مفتی حسین احمد صاحب نے جامعۃ الرشید کے فاضل علماء کے ساتھ مشاہدات کا اہتمام کیا تھا اس کی روئیداد اور محترم حضرت مولانا مفتی شہباز صاحب دامت برکاتہ کی رپورٹ بھی ملاحظہ فرمالیں

دوسری وجہ آپ نے فرمایا۔ (روشن سورج کی طرح آپ 15 درجے کے وقت کو صبح صادق سمجھتے ہو)

میرے محترم۔ 18 درجے کے ماننے والے بھی (روشن سورج کی طرح 18 درجے کے وقت کو صبح صادق سمجھتے ہیں (دونوں کے پاس ٹھوک کے بھا Ā مشاہدات ہیں۔ بات افہام وتفہیم کی آگے چلے تو کیسے چلے۔ احقر نے آپ ہی لوگوں سے یہ سنا ہے (اپنے مسلک کو مت چھوڑو۔ اور دوسرے کے مسلک کو مت چھیڑو

میرے محترم۔ ماشاء اللہ آپ بھی عالم ہیں اور حضرت مفتی محمد تقی عثمانی صاحب بھی عالم ہیں۔ آپ کے ساری جدوجہد۔ ساری کاوش۔ ساری محنت۔ ساری تگ ودو۔ ساری ای میل۔ کا لب لباب اور کل خلاصہ یہ ہے۔ کسی طرح لوگوں کی فجر کی نماز رمضان شریف میں ضائع نہ ہوں۔ اور لوگ 15 درجے پر آذان دیں اور نماز فجر پڑھا کریں ماشاءاللہ آپ کو لوگوں کو نماز ضائع ہونے کی فکر ہے۔ بہت اچھی بات ہے مجھے یقین کامل ہے آپ کو آپ کی اخلاص نیت کا پورا پورا ثواب ملے گا۔ میری بس یہی دعا ہے۔ اللہ رب العزت آپ کی رہنمائی فرمائے۔ مفتی محمد تقی عثمانی صاحب کے یہ الفاظ ہیں (اگر کسی نے 18 درجے پر صبح صادق ہونے کے بعد ایک رائی کے دانے برابر بھی کچھ کھایا اس کا روزہ نہیں ہوگا۔ اور کسی نے اگر 18 درجے پر صبح صادق ہونے پر نماز ادا کر لی اس کو نماز دہرانے کی ضرورت نہیں ہے اس نے وقت مقررہ پر نماز ادا کر لی۔ اب اگر 15 درجے پر آذان دیں گے تو لوگ اپنی پرانی عادت کے مطابق آذان تک کھائیں گے اور کھلائیں گے تو روزہ یقینا خراب ہوگا۔ کیونکہ صبح صادق تو ہو جاتی ہے بلا شبہ 18 درجے پر۔

صبح صادق اور اذان فجر :اس سال رمضان شریف جولائی اگست سن 2012 میں احقر نے (مولانا محمد تقی عثمانی صاحب کے ادارہ) دارالعلوم کورنگی کراچی میں رمضان شریف کے مہینے میں مولانا مفتی حسین احمد بلگرامی سے ٹیلیفون پر رابطہ کیا اور دریافت کیا آپ کے ہاں رمضان شریف میں کیا معمول ہے سحری کب بند کرتے ہو اور آذان فجر کب ہوتی ہے۔ فرمانے لگے ہم سحری تو ختم کرتے ہیں اٹھارہ درجے کے مطابق، اور احتیاط کے طور پر آذان فجر دیتے ہیں دس منٹ کے بعد۔ اس بات کی تحقیق کی جا سکتی

ہے مفتی حسین احمد مکرامی کی رہائش دارالعلوم کورنگی کراچی میں ہی ہے۔

حضرت مولانا محمد یوسف بنوری نے تصدیقات میں یوں لکھا ہے؛ طلوع سحر کے بارے میں قدیم نقشے جو پرانے زمانہ سے بر صغیر میں مستعمل چلے آتے ہیں بالکل صحیح ہیں۔ اور بعض لوگوں نے جو حال میں نیا نقشہ صبح صادق کا پیش کیا ہے وہ قطعاً غلط ہے۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ اطمنان کے ساتھ قدیم مروجہ نقشوں پر عمل درآمد کرتے رہیں اور نئے نقشہ پر اعتماد کر کے اپنے روزہ نماز کو خراب نہ کریں۔ حضرت والا نے۔ روزہ کے ساتھ ساتھ نماز کو بھی کہا ہے کہ۔ اپنے روزہ۔ نماز کو خراب نہ کریں۔ (قدیم نقشے سے ان کی مراد ہے 18 درجے والے نقشے ہیں اور نئے نقشہ سے مراد ہے 15 درجے والے نقشے) مفتی اعظم حضرت مولانا شفیع صاحب نے اور خصوصاً حضرت مولانا محمد تقی عثمانی صاحب نے خود مشاہدات کئے تھے اور تسلی کی تھی کہ واقعی اٹھارہ درجہ پر صبح صادق ہوتی ہے۔ مولانا محمد تقی عثمانی صاحب کی تحریر ملاحظہ فرمالیں میں آپ کے پاس ارسال کر چکا ہوں خوب غور سے پڑھ لیں تسلی کر لیں بار بار پڑھیں بات واضح ہو جائے گی۔

پروفیسر شوکت قاسمی صاحب آپ نے لکھا ہے یہ پروفیسر اور سائنس دان کچھ جانتے نہیں ہیں (سب کم عقل اور نا سمجھ ہیں) ان کو اپنے نظریات کے تحفظ کی فکر ہے۔ اور احکام خداوندی کے تحفظ کی پرواہ نہیں ہے) ماشاءاللہ پروفیسر صاحب بہت اچھے اور قابل تحسین آپ کے خیالات ہیں۔

(صرد) ڈاکٹر عمر افضال نے اپنے ایک مضمون میں یوں لکھا ہے A'mash said : If I did not fear adverse publicity I might have prayed FAJR and then ate my Suhur

عمر افضال صاحب نے نا جانے کیوں اس بات کو لکھا ہے ان کا اس تحریر سے کیا ارادہ ہے کیا وہ بھی یہی چاہتے ہیں کہ لوگ پہلے نماز فجر ادا کر لیں پھر آرام سے سحری کھاتے رہیں دوسری جگہ لکھتے ہیں۔ It is typical for the Muslims. They INSISTinstead of looking into physical facts." on their God's Truth

عمر افضال کا فرمان۔ لکھتے ہیں، "these Muslims" ۔کیسی نفرت سے کہتے ہیں۔ THESE یہ مسلمان۔ ذرا ان سے پوچھو۔ تم کون ہو۔

لکھتے ہیں یہ عجیب بات ہے ان مسلمانوں کی کہ وہ اپنے اللہ کی حق اور سچی بات پر زور دیتے ہیں بجائے طبعی حقائق کے اور لکھتے ہیں ـــ THEY INSIST ON THEIR GOD'S TRUTH ذرا ان سے پوچھو۔ تم کون ہو۔ اور یہ جملہ تو کوئی غیر مسلم ہی کہہ سکتا ہے۔ کہ یہ مسلمان (یہ مسلمان) اپنے رب کی بات ہی پر زور دیتے ہیں بجائے طبعی حقائق کے اور اپنے ON THEIR

As a believer we must (and (GOD'S TRUTH 1. (Lateef wrote to him Truth . instead of paying (should), always insist on our Creator's (Allah's any attention to

the corrupt ideas ((1

and corrupt thinking of stupid, pseudo Scholars ((2

living among the most corrupt people and dirty society

and influenced by the corrupt envelopment. ((3

عمر افضال صاحب نے اپنی ڈگریاں گنوائی ہیں۔ اپنی بات کو صحیح قرار دینے کی غرض سے یا ہم پر اپنا رعب جھاڑنے کی غرض سے مجھے یقین نہیں آتا کہ ایک عالم جو اپنے آپ عالم بھی کہتا ہو اور وہ ایسی باتیں کرے بھائی ڈگریاں اور سند تو لوگوں مل جاتی ہیں

BY COPYING THE MISTAKES OF OTHERS OR PAYING SOME BRIBE TO THE DIRECTOR OF THESES COMMITTEE

عمر افضال صاحب کو شوکت علی قاسمی صاحب فرما رہے ہیں کہ میں تمہارے خیالات سے شیئر کرنا چاہتا ہوں۔ اللہ جانے کن خیالات سے وہ شیئر کرنا چاہتے ہیں لکھتے ہیں

a student of PhD (from Swabi ,KPK, Pakistan)Sir I am Shaukat ali qasmi in Islamic studies in AIOU Islamabad Pakistan.I have some research in Subh Sadiq & Kazib. I want to share it with you.

عمر افضال صاحب فرما رہے ہیں

As far as ZL of Abdul Latif sahib . being the Subh Kadhib, it is enough to recognize that ZL

is neither UNIVERSAL (everywhere even in the Muslim inhibited lands) or all 365 days of a year. It is local and rarely seen (except during a few weeks).

ٹھیک ہے ZL ذوڈیاکل لائٹ (بروجی روشنی) ٹروپیکل زون میں سارا سال نظر آتی ہے باقی موسم میں دو دو ماہ تک نظر آتی ہے مگر فرمایئے جناب وہ صبح صادق جو اٹھارہ درجے پر یا پندرہ درجے پر نظر آتی ہے کیا وہ بھی سارا سال ساری دنیا میں ہمیشہ ہمیشہ نظر آتی ہے There are areas where Twilight never ends

are also - neither (18degrees and 15 degrees of Subhe Sadiq (both UNIVERSAL

nor are visible in the world - all the 365 days of a year. - you know it very well

صرف اس وجہ سے ZL ذوڈیاکل لائٹ (بروجی روشنی) کو نظر انداز کرنا کہاں کی عقلمندی ہے کہ یہ یونیورسل نہیں ہے سال کے 365 دن نظر نہیں آتی۔ بھائی جان۔ فرمائے اٹھارہ درجے پر یا پندرہ درجے پر جو روشنی نظر آتی ہے کیا وہ بھی سارا سال ساری دنیا میں ہمیشہ ہمیشہ نظر آتی ہے

BOTH 18 OR 15 DGREES SUBHE SAQID are neither UNIVERSAL -iT IS A FACT

nor are visible in the world - all the 365 days of a year

مجھے یقین نہیں آتا ایک شخص جو دعویٰ کرتا ہے۔ کہ میں نے مفتی اعظم ہند مفتی کفایت اللہ کے مدرسہ میں تعلیم حاصل کی ہے اس کے ایسے خیالات کہ وہ صبح صادق کو اپنے اصلی مقام سے ہٹا کر سورج نکلنے سے بیس منٹ پہلے تک لے جائے اس وجہ سے کہ عیسائیوں کا تہوار ساری دنیا میں ایک دن منایا جاتا ہے۔ مسلمانوں کو بھی ساری دنیا میں ایک ہی وقت پر سحری بند کرنی چاہئے کوئی بھی جگہ ہو کوئی بھی موسم ہو قطب شمالی سے لے کر قطب جنوبی تک سارے مسلمانوں کو چاہئے طلوع سے پہلے اس وجہ پر جب زیر افق سورج ہو یہ وقت ہے صبح صادق کا ۔ یا چے آپ کو عالم کہتے ہیں اللہ جانے انہوں نے کیسے سند حاصل کی تھی۔ ایک عالم تو ایسی بات نہیں کرسکتا یہ اس ماحول کا اثر ہے جہاں یہ رہتے ہیں۔ جس کسی بھائی کو کسی محترم کو جو بھی بات بری لگی ہو یا کسی بات سے دل آزاری ہوئی ہے اس کی تہ دل سے معذرت چاہتا ہوں اللہ کے لئے معاف فرمادیں فقط۔

احقر عبداللطیف

جواب از راقم فقیر (شوکت علی قاسمی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بخدمت جناب محترم پروفیسر عبداللطیف صاحب (مد ظلھم) السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آنجناب کی طرف سے ای میل کے ذریعہ ایک خط ملا جسے پڑھ کر مندرجہ ذیل معروضات خدمت میں پیش کرنے کی جسارت کر رہا ہوں۔ آنجناب نے خط کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ اول حصے کا تعلق وقت فجر کیساتھ ہے، دوسرے کا تعلق راقم فقیر کے ساتھ جبکہ تیسرا حصہ ایک تیسری شخصیت (ڈاکٹر عمر افضال صاحب) کے ساتھ متعلق ہے البتہ اس میں بھی کچھ تذکرہ ناچیز کا کیا گیا ہے۔ ہم آنجناب کے خط کا خلاصہ چند عنوانات کی شکل میں پیش کر کے ذیل میں ان پر اپنا تبصرہ نمبر وار ذکر کر رہے ہیں۔ امید ہے آپ حضرات ان پر غور فرما کر معقول جوابات سے سرفراز فرمائیں گے۔ پہلے آنجناب کے خط کا خلاصہ ملاحظہ فرمائیں،

(۱) یونیورسل ٹروتھ (سب مانتے ہیں کہ 18 درجے سے پہلے مکمل اندھیرا ہوتا ہے)

(۲) بروجی روشنی ہی ایسی روشنی ہے جس پر صبح صادق کا دھوکہ ہوتا ہے۔

(۳) بروجی روشنی بھیڑیے کی دم جیسی "صرف زوڈیکل لائٹ ہی وہ روشنی ہے جس کی شکل وصورت میں احادیث نبوی میں ذکر کی گئی نشانیوں جیسی ہے"

(۴) بروجی روشنی کا کچھ دیر کے لئے نظروں سے اوجھل ہوجانا

(۵) راقم کے پچھلے خط کو نہ پڑھنے کی وجہ، راقم کا مشاہدہ

(۶) کل تک قائلین 15 والے 18 درجے کے وقت پر اندھیرے کے قائل تھے۔

(۷) دارالعلوم کراچی والوں کے جدید مشاہدات

(۸) اپنے مسلک کو نہ چھوڑنا دوسرے کے مسلک کو نہ چھیڑنا

(۹) قدیم نقشے پرانے زمانے سے برصغیر میں مستعمل ہیں

(۱۰) سائنسدانوں کا کچھ نہ جاننا اور سب کم عقل ہونا

(۱۱) ڈاکٹر عمر افضال صاحب کے ساتھ راقم کی شیئرنگ

(۱۲) دھوکہ یا مغالطہ کس کو لگا ہے؟

(۱۳) قابل غور۔

میرے محترم یہ سب عنوانات دراصل آپ کے وہ دعاوی ہیں، جنہیں آپ نے اپنے اس تفصیلی خط میں کئے ہیں، عنوانات اگرچہ بڑے حروف کے ساتھ الگ کر کے آپ نے تحریر نہیں فرمائیں مگر یہ ایک حقیقت ہے کہ ان میں سے کسی عنوان سے آپ انکار نہیں فرما سکتے، جسے ہماری طرف سے آنجناب کے اوپر الزام قرار دیا جاسکے۔ لہٰذا ذیل میں جو تحریر پیش خدمت ہے وہ فی الحقیقت راقم کی طرف سے آپ کے دعووں کا جواب ہے۔ آپ حضرات اس فقیر کے لئے نہایت قابل احترام بزرگ شخصیت ہیں، لیکن اپنے دعویٰ پر دلائل قائم کرنے کے ساتھ ساتھ اسے معارضہ سے سالم رکھنا ہر اس شخص کے لئے ضروری ہوتا ہے جو حل طلب مسائل میں تحقیق وتنقید کا قائل ہو، جس سے آنجناب احترام کا حق رکھنے کے باوجود مستثنیٰ نہیں ہیں۔ لہٰذا اگر آنجناب واقعی مذکورہ بالا عنوانات کے ضمن میں اپنے دعووں کو درست سمجھتے ہیں تو آپ پر لازم ہوگا کہ ان معروضات کا الگ الگ مدلل جواب تحریر فرمائیں۔ ورنہ علمی دنیا میں بلا دلیل کسی کا دعویٰ قبول کرنا تو درکنار قابل غور بھی نہیں سمجھا جاتا ۔ لہٰذا ہم نے آسانی کے خاطر ہر بحث کے آخر میں ضروری سوالات تحریر کئے ہیں، تا کہ پوری بحث مختصر صورت میں سامنے آکر جواب دینے میں آسانی ہو۔

حضرت آپ نے اشارۃً ایک شکوہ کیا ہے کہ احقر کا خط طویل تھا، چنانچہ دوران ملاحظہ ایک مقام پر پہنچ کر باقی کلام کو پڑھنے کی ضرورت نہیں سمجھی۔ تو عرض یہ ہے کہ راقم اپنے اوپر یہ بات لازم سمجھتا ہے کہ کسی کی طرف سے چھیڑے گئے تمام بنیادی نکات کو حتی المقدور زیر بحث لائے جائیں، تا کہ فریقین کا الگ الگ موقف ہر قسم کے ابہام واشکالات کے پردوں سے باہر آ کر اصل صورت میں نظر آجائے، اور عوام المسلمین کسی بھی شخصیت سے متاثر ہوئے بغیر اصل حقیقت کو پہلے سمجھے پھر کسی کا لحاظ کئے بغیر محض حق کی خاطر اسے عمل میں لائے۔ اس طریقے سے چلتے ہوئے ایک شخص اگر غلطی پر ہوا تو اللہ کریم سے امید ہے کہ اس کا عمل ضائع نہیں فرمائے گا ورنہ جان بوجھ کر حقائق کو دبانا، گول مول باتوں کو لکھ کر اپنا موقف لوگوں میں مشہور کرنا اور پھر محض کسی کے خاطر لوگوں کا کسی کے پیچھے چلنا اس طریقے پر اگر کوئی شخص غلطی پر ہوا تو پھر اس رویے کے ہوتے ہوئے (چاہے میں ہوں یا کوئی بھی شخص ہو) اللہ سے رحم کی امید کی بجائے اس کے عذاب سے ڈرنا چاہئے۔ ہماری کوشش یہ ہے کہ مسلمان پہلے طریقے پر چل کر 18 یا 15 کو اپنائے، نہ کہ دوسرے طریقے سے۔ اسی نیت و کوشش کو لے کر ہم آنجناب کے خط پر کلام کر رہے ہیں۔ اللہ کریم اول مجھے پھر باقی سب کو صحیح سمجھ اور اس پر صحیح نیت کے ساتھ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ اب ذیل میں ہر عنوان دراصل آپ کا دعویٰ ہے، اور اس کے تحت کلام ہمارا جواب۔ ملاحظہ فرمائیں،

(۱)...... یونیورسل ٹروتھ: (18 درجے سے پہلے مکمل اندھیرا ہوتا ہے)

آپ نے لکھا ہے، "اٹھارہ درجہ والے بھی۔۔۔ اور پندرہ درجے والے بھی۔۔۔ سب اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ یہ صحیح ہے کہ 18 درجے پر مکمل اندھیرا ہوتا ہے۔ اور 18 درجے پر مکمل تاریکی چھائی ہوئی ہوتی ہے" ہماری گزارش یہ ہے کہ جب آپ اسی حقیقت کو تسلیم کرتے ہیں کہ 18 درجے والی روشنی ہی رات کے اندھیرے سے نکلنے والی پہلی روشنی ہوتی ہے، تو آئیے دیکھتے ہیں کہ قدیم مسلمان فلکیین کے نزدیک پہلی روشنی کس وقت نمودار ہوتی ہے اور ان بزرگوں نے اس کو کیا کہا ہے؟ چنانچہ تشریح الافلاک کے مصنف علامہ بہاؤالدین العاملی (م ۱۰۳۱ھ) لیل ونہار کی بحث کرتے ہوئے سورج کے تحت الارض بجانب افق شرقی گردش کے نتیجے میں ظل مخروطی کی بجانب غربی حرکت سے شروع کر کے لکھتے ہیں،

والنهار مدة كون المخروط تحت الافق والليل مدة كونه فوقه فاذا ازداد قرب الشمس من شرقي الافق ازداد ميل المخروط الى غربيه ولايزال كذالك حتى يرى الشعاع المحيط به واول ما يرى منه هو الاقرب الى موضع الناظر وهو موقع خط يخرج من بصره في سطح سمتية تمر بمركز الشمس عمودا على الخط المماس للشمس والارض الذى هو في سطح الفصل المشترك بين الشعاع والظل فيرى الضوء مرتفعا عن الافق مستطيلا وما بينه وبين الافق مظلما وهو الصبح الكاذب و هذه

صورته ......الیٰ ان قال ......وقد علم بالتجربة ان انحطاط الشمس عن الافق فی اول الصبح الكاذب و فی آخر الشفق ثمانی عشرة درجة (تشریح الافلاک ص ۱۶۰، مخطوطه، بجامعة الملك سعود الرياض الرقم:۵۲۳ت.ب،۶۴۰۳)

ترجمہ: "اور دن اس مدت کو کہا جاتا جس وقت ظل مخروطی افق کے نیچے ہو اور رات اس دورانیہ کا نام ہے جبکہ ظل مخروطی افق کے اوپر ہو۔ (اب تفصیل سنئے کہ جب ظل مخروطی زمین کے اوپر ہوتے ہوئے رات ہوتی ہے تو) جب سورج (زمین کے نیچے بجانب شرق گردش کرتے ہوئے) افق شرقی کے قریب آتا ہے تو ظل مخروطی سمت الراس سے جانب غربی کو مائل ہونا شروع ہو جاتا ہے، اور یہ میلان بڑھتے بڑھتے یہاں تک پہنچ جاتا ہے کہ ظل مخروطی کے ساتھ محیط شعاعیں (اہل زمین کو) نظر آجاتی ہیں، اور پہلے اس کا وہ حصہ نظر آتا ہے جو ناظر کو سب سے قریب پڑتا ہے۔ اور یہ دائرہ ارتفاع پر وہ مقام ہوتا ہے جہاں پر ناظر کی نظر سے نکلا ہوا خط اس خط سے عموداً ملتا ہے جو سورج سے نکل کر زمین کے کرہ سے مس کر رہا ہو۔ اور یہ وہ سطح ہے جو ظل مخروطی اور شعاع الشمس کے درمیان مشترک ہوتا ہے۔ تو اس وقت افق سے اوپر ایک مستطیل روشنی نظر آجاتی ہے جس کی وجہ سے افق اور اس بیاض مستطیل کے درمیان اندھیرا ہوتا ہے۔ اور یہی صبح کاذب ہے۔...الی ان قال....اور تجربات سے یہ حقیقت ثابت ہو چکی ہے کہ صبح کاذب اور آخر الشفق کے وقت سورج افق سے 18 درجے نیچے ہوتا ہے۔"

اس عبارت کو آپ پڑھیں اور بار بار پڑھیں کہ اس میں اولین روشنی کا ظہور 18 درجے پر بتایا گیا ہے، جسے بلا کسی ابہام کے ابتدائی روشنی کے طور پر صبح کاذب قرار دی ہے۔ کیونکہ ظل مخروطی جب تک بسمت غرب منتقل نہیں ہوتا افق سمیت پورے آسمان میں اندھیرا ہی اندھیرا ہوتا ہے، اور یہی بات آنجناب کو بھی مسلم ہے، مصنف لکھتے ہیں: اول ما یری منه هو الاقرب الیٰ موضع الناظر...... فیری الضوء مرتفعا عن الافق مستطيلاً و ما بينه و بين الافق مظلما وهو الصبح الكاذب یعنی رات کے اندھیرے میں سے ظاہر ہونے والی پہلی روشنی کو ظل مخروطی کے سمت الراس سے میلان کا نتیجہ قرار دے کر اسی (پہلی روشنی کے ظہور) کو ۱۸ درجے پر صبح کاذب کہی گئی ہے۔

ہمارا اشکال یہ ہے کہ محترم جس انداز میں یونیورسل ٹرتھ (مکمل اندھیرے کے بعد پہلی روشنی) کی بنیاد پر صبح صادق کی تشریح کرتے ہیں، متقدمین مسلمان ماہرین ہیئت نے اسی یونیورسل ٹرتھ (ظل مخروطی کے میلان کے نتیجے میں پہلی روشنی) کو صبح کاذب قرار دی ہے۔ چنانچہ آپ کی ایک اور عبارت یوں ہے: "اور اس یونیورسل ٹرتھ کو بھی سب ہی مانتے ہیں کہ سورج جیسے ہی اس 18 درجے پر پہنچتا ہے اس سے پہلے پہلے مکمل تاریکی چھائی ہوئی ہوتی ہے مکمل اندھیرا ہوتا ہے، مگر۔۔۔ جیسے ہی سورج اٹھارہ درجے کی حد کو پار کرتا ہے پو پھٹتی ہے رات میں سے دن نکل آتا ہے۔ یہی ہے رات اور دن کا حد فاصل "

جہاں تک یونیورسل ٹرتھ کی بات ہے تو 18 درجے پر پہلی روشنی کے ظہور کو ہم بھی یونیورسل ٹرتھ کی طرح مانتے ہیں مگر یہ حقیقت (احادیث کی روشنی میں بھی دیکھئے تو) کس پر مخفی ہے کہ اول روشنی صبح صادق نہیں صبح کاذب ہوا کرتی ہے؟ (جبکہ جناب کے نزدیک پہلی روشنی صبح صادق ہے) اور یہ بات اچھی طرح ذہن نشین فرمالیں کہ ظل مخروطی کے میلان کے نتیجے میں پہلی روشنی کو تمام اہل اسلام محققین فلکیین نے 18 درجے پر صبح کاذب قرار دی ہے۔ جس کے لئے مذکورہ بالا عبارت سمیت شرح چغمینی وغیرہ کی عبارات ملاحظہ فرمالیں حتیٰ کہ ابوریحان البیرونی کے پاس سے بھی آپ کو یہی تشریح ملے گی۔

سوال (۱): آنجناب سے سوال ہے کہ علماء علم ہیئت نے ظل مخروطی کے (سمت الراس سے بجانب غرب) میلان کے نتیجے میں جس روشنی کے ظہور کو صبح کاذب کہا ہے یہ کس روشنی کی بات ہو رہی ہے؟

سوال (۲): کیا یہ بروجی روشنی ہے جسے آپ حضرات صبح کاذب کہتے ہیں یا یہ کہیں اس حد فاصل کا تذکرہ تو نہیں جسے آپ نے صبح صادق قرار دیا ہے۔ کیونکہ اس سے قبل ظل مخروطی کی شکل میں مکمل اندھیرا اور اس کے بعد شعاع الشمس کے ورود کی صورت میں تا طلوع آفتاب روشنی ہی روشنی ہوتی ہے۔ اور آپ نے بھی اپنی صبح صادق کا یہی نقشہ کھینچا ہے۔ کہ اس سے قبل مکمل اندھیرا ہوتا ہے؟

(۲) بروجی روشنی ہی ایسی روشنی ہے جس پر صبح صادق کا دھوکہ ہوتا ہے:

آپ نے یہ بھی لکھا ہے کہ رات کی تاریکی میں ظاہر ہونے والی بروجی روشنی سے صبح صادق کا دھوکہ ہو جاتا ہے۔ آپ کی عبارت ملاحظہ ہو:

"میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں وہ روشنی جو رات کی تاریکی میں نظر آتی ہے اور جس سے صبح کا دھوکہ ہو اس کو کہا جاتا ہے یہ کاذب ہے۔ یہ دھوکہ دینی والی صبح ہے۔ کیونکہ رات کی تاریکی میں یہ صبح کا دھوکہ دے رہی ہے۔ ہے تو رات۔ مگر اس وقت ایسی روشنی ہوتی ہے جس پر صبح کا دھوکہ ہوتا ہے اس کا شریعت سے کوئی تعلق نہیں"

آپ سے سوال یہ ہے کہ آپ دھوکہ سے کیا مراد لیتے ہیں؟ آپ کہنے کو تو یہ کہہ دیں گے کہ لوگ اسے دیکھ کر کاذب کی بجائے صبح صادق سمجھ جائیں گے لہٰذا اس طرح کرنے سے ان کو دھوکہ ہو جائے گا۔ مگر ہم یہ عرض کرتے ہیں کہ آپ کو خود اس سے دھوکہ لگا ہے کہ آپ نے بروجی روشنی کو صبح کاذب میں شمار کر دی ہے، اور وہ اس لئے کہ آپ محض بروجی روشنی کے روشن ہونے کو ہی دھوکے کی علامت سمجھ رہے ہیں۔ یعنی آپ کے نزدیک دھوکہ کا سبب یہ ہے کہ بروجی روشنی سے افق شرقی پر خوب روشنی پھیلی ہوتی ہے۔

حالانکہ یہ خیال بذات خود دھوکہ ہے آپ فرمایئے کہ اگر روشن ہونا ہی دھوکے کی علامت ہو تو سوال یہ ہے کہ کہ وہ کونسی روشنی ہوگی جو افق پر ظاہر ہو اور اس سے اہل زمین کو روشنی نظر نہ آئے؟ لہٰذا روشن ہونا تو ہر روشنی کی صفت ہوگی۔ تو پھر اس میں بروجی روشنی کی کیا تخصیص؟ حالانکہ جب وہ بقول آنجناب صبح صادق سے کافی دیر پہلے غائب ہو جائے اور زمین پر اچھے خاصے وقفے کے لئے رات کی تاریکی پھر آ جائے تو دھوکے کا سبب تو گیا، پھر اس سے دھوکے کا کیا مطلب؟ کیونکہ اس میں اور کوئی علامت ایسی نہیں جس سے انسان صبح صادق سمجھ کر دھوکہ میں پڑ جائے۔ مثلاً

۱)۔۔۔اس کا منارے کی طرح مستطیل ہونا اسے کون صبح صادق سمجھے گا؟

۲)۔۔۔۔یہ رات کو صبح صادق سے بہت پہلے غائب ہو جائے اور بعد میں پھر رات کی طرح اندھیرا کافی دیر کے لئے چھا جائے ہر انسان سمجھ سکے گا کہ یہ صبح صادق کیسی ہو سکتی ہے۔ اور اس سے دھوکہ کیسا ہوگا؟ جب گھنٹوں کے حساب سے پھر اندھیرا چھا گیا؟

۳)۔۔۔۔ایک روشنی جب آسانی سے دیکھی نہیں جا سکتی اس سے دھوکے کا کیا سوال؟ جب اسے آپ حضرات نے بھی پتہ نہیں کبھی دیکھا ہے کہ نہیں؟

۴)۔۔۔آپ خود فرما رہے ہیں کہ 18 درجے پر اندھیرا یونیورسل ٹرتھ ہے، اب اگر اس کے ساتھ متصل ظاہر ہونے والی روشنی صبح صادق ہے تو ایسی واضح علامت کے ہوتے ہوئے کاذب کا دھوکہ خود بخود ختم ہو جاتا ہے۔ اس لئے کہ جب جس چیز سے جس چیز کا دھوکہ ہوتا ہے تو دھوکے کے پہلو دونوں سے متعلق ہونا چاہیے۔ یعنی صبح کاذب سے اگر دھوکہ میں پڑنا یقینی ہے تو صبح صادق کی پہچان بھی ایسی آسان نہیں ہونا چاہیے، جتنی کہ یونیورسل ٹرتھ کے سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے۔ آپ بتائیں تاکہ سورج ایک یونیورسل ٹرتھ ہے اس کے ہوتے ہوئے کسی اور روشن چیز سے انسان دھوکے میں پڑ کر اس کو سورج سمجھ سکتا ہے؟ کبھی بھی نہیں۔ اب اگر صبح صادق کی روشنی بقول جناب یونیورسل ٹرتھ کی طرح سمجھنے میں آسان ہوتی تو پھر سرکار دو عالم ﷺ کو تقریباً ہر حدیث میں تنبیہ کی کیا ضرورت پڑتی تھی؟ جس کا خطاب تا حال مجھے اور آپ کو اسی طرح متوجہ ہے جیسا ہی اس وقت تھا؟

۵)۔۔۔۔آپ حضرات نے جو مشاہدات بزرگوں کو کرا کر انہیں اپنی کتاب "صبح کاذب و صادق" میں درج کر دئے ہیں ان میں کتنے مشاہدات ہیں جس میں آپ نے بروجی روشنی کو دیکھ کر دھوکہ میں پڑ سکے ہوں؟ کیا سب مشاہدات میں روشنی کا ظہور 18 درجے والی صبح صادق سے نہیں ہوا ہے ہر ایک مشاہدے میں دیکھ کر صبح صادق سمجھ بیٹھے ہو آپ بتائیں کہ اس میں دھوکے والا کونسا منظر آپ نے دیکھا ہے؟ یہی تو 18 والی روشنی کا دھوکہ ہوتا ہے جس سے آپ نہ بچ سکے، اور بالآخر 18 درجے پر کاذب کو صادق کہہ بیٹھیں۔

۶)۔۔۔۔پھر خاص کر جس بندے کو یہ پتہ چلا کہ اندھیرے سے نکلنے والی پہلی روشنی صبح صادق کی ہے اس کا مشاہدہ کونسا مشکل کام ہے جونہی پہلی روشنی افق شرقی پر پھوٹے گی وہ صبح صادق سمجھ کر جائے مشاہدہ سے واپس لوٹ آئے گا۔ اس میں دھوکہ کہاں آیا؟

۷)۔۔۔۔حدیث مبارکہ میں دھوکے سے بچنے کی جو تدبیر فرمائی گئی ہے وہ صرف اس کا طولانی ہونا ہے، مگر بروجی روشنی میں تو کتنے نکات اوپر ذکر کئے جا چکے جنہیں دیکھ کر

آدمی دھوکہ سے بچ سکتا ہے؟ یعنی اس کی طولانی کو ملاحظہ کئے بغیر انسان آسانی سے سمجھ سکتا ہے کہ یہ صبح صادق نہیں ہے۔

۸) ــــ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ نا سمجھ آدمی رات کو اچانک بروجی روشنی دیکھ کر یہ سمجھے کہ صبح صادق ہو گئی مگر بات یہ ہے کہ اسے دھوکے سے نکالنے کے لئے کسی خارجی عوامل کی ضرورت بھی نہیں پڑے گی کہ جب تک اسے نہ بتایا جائے تو وہ اسے صادق ہی سمجھ کر بیٹھ جائے گا؟ بلکہ جونہی تھوڑا وقت گزر کر یہ روشنی غائب ہوگی اور پھر رات کی طرح اندھیرا چھا جائے گا تو وہ خود بخود سمجھ جائے گا کہ یہ روشنی چاہے کچھ بھی ہو مگر یہ صبح صادق نہیں۔ گویا کہ بروجی روشنی اپنی ذات کے اعتبار سے دھوکہ کو ختم کرنے والی روشنی ہے نہ کہ دھوکہ میں ڈالنے والی۔

یہاں چند نکات ذکر کر دے ضرورت پڑی تو اور بھی ان شاء اللہ پیش کئے جا سکتے ہیں۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ بروجی روشنی ایسی نہیں جس سے صبح صادق سمجھنے میں دھوکہ لگ سکتا ہو۔ آپ نے تو لکھ دیا کہ "<u>صرف زوڈیکل لائٹ ہی وہ روشنی ہے جس کی شکل وصورت میں احادیث نبوی میں ذکر کی گئی نشانیوں جیسی ہے</u>" اور اس کے وجوہات مثلاً طول وغیرہ ذکر کر کے بڑے دعوے کے ساتھ لکھا ہے " <u>بھیڑیے کی دم جیسی ہوتی ہے</u>" جس سے آپ یہ تاثر دینا چاہتے ہو کہ مستطیل کی علامت بمطابق حدیث اس کا عمود اً چڑھنا ہے اور شرَّاح فقہاء کرام یہ بھیڑیے کی دم جیسی (کذنب السرحان) بھی ہے۔ **بروجی روشنی واقعی بھیڑیے کی دم جیسی ہے یا یہ محض ایک خوشنما دعویٰ بلا دلیل ہے؟ اس پر تفصیلی کلام آگے آ رہا ہے۔**

تو پھر کیا 18 درجے کی (ظلّی فلق) ایسی روشنی ہے جس سے صبح صادق سمجھ کر دھوکہ لگ سکتا ہو؟

اب یہاں کچھ تفصیل یوں ذکر کیا جا رہا ہے کہ ان شاء اللہ آپ کے لئے سمجھنا آسان ہو جائے گا کہ دھوکے میں ڈالنے والی روشنی وہی ہے جو 18 درجے پر ظاہر ہوتی ہے۔ اس کے ثبوت میں ہم مندرجہ ذیل حقائق سے استشہاد کریں گے۔

۱) ــــ قدیم فلکیین کے "الفجر فجران" جیسے عنوانات جس کے بعد سب نے فجر کی بحث اول فجر سے شروع کر کے اسی اول فجر کو باتفاق کاذب قرار دی ہے۔

۲) ــــ اکابر بزرگوں کے خلفاء آدم والے مشاہدات۔ جیسا کہ یہ بات (احسن الفتاویٰ) میں بالکل واضح ہے کہ بزرگوں نے 18 درجے کی روشنی کو کچھ 10 منٹ کے بعد غائب دیکھی اور اس کے فوراً صبح صادق کی روشنی دیکھی اور اس کیفیت کو سب نے باتفاق تسلیم فرمایا۔

۳) ــــ راقم نے ایک بار نہیں ان گنت دفعہ اور اکیلے بھی نہیں متعدد احباب سمیت اسی کے مطابق صبح کاذب اور صادق کا منظر مشاہدہ کیا ہے۔

تو اس روشنی سے دھوکے میں ایک آدمی اس طرح پڑ سکتا ہے کہ جب 18 درجے پر روشنی ظاہر ہوتی ہے تو اول تو دیکھنے والا شخص یہ سمجھنے لگ جاتا ہے کہ میں صبح صادق دیکھ رہا ہوں اور پھر وہ روشنی جب کم وبیش 15 منٹ کے لئے اپنی جگہ پر رکی رہتی ہے، جس کا اقرار جناب کا کاخیل صاحب کر چکے ہیں، اتنے میں وہ روشنی سیکنڈوں کے حساب سے کم ہوتے ہوتے غائب ہو جاتی ہے اور پھر فوراً دوسری کیفیت کے ساتھ نمودار ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ اب اس میں دھوکے کی بات یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اس تھوڑے وقفے کے لئے افق کے مشاہدے سے غافل رہا یا اگر اس دوران کہیں آسمان پر معمولی سا بھی ابر یا گرد وغبار، عارضی سہی، آ گیا جس نے وہ مختصر وقفہ مشتبہ کر دیا تو دیکھنے والا نہیں سمجھے گا کہ صبح صادق وہ پہلی والی روشنی تھی جو اب یہ صورت اختیار کر چکی؟ یا درمیان میں تبدیلی آ گئی ہے کیا ہو گیا ہے؟ چنانچہ وہ فجر ین کی اس کیفیت سے سو فیصد دھوکے میں پڑ جاتا ہے۔ اور ایک نکتے کی بات بتا دوں کہ اگر کسی کو کہہ بھی دیا جائے کہ 15 درجے پر صبح صادق طلوع ہوگی پھر بھی وہ 18 درجے پر روشنی سے دھوکے میں پڑ جاتا ہے کہ صبح صادق کونسی روشنی تھی؟ وہ فضائے افق شرقی میں تغیرات کا اقرار بھی کرے گا مگر اس کو یہ دھوکہ پھر بھی ہو جاتا ہے اگر وہ افق شرقی کی طرف سو فیصد متوجہ نہ ہے۔

آپ یقین کریں کہ بمطابق حدیث مبارک اس کی طولانی صورت ہی کو مدنظر رکھ کر آدمی دھوکہ سے بچ سکتا ہے ورنہ اس وقت کاذب اور صادق کے درمیان فرق کرنا مشکل ہوتا ہے، گویا کہ سو فیصد دھوکہ میں پڑنے کا سامان اکٹھا ہو چکا ہوتا ہے۔ اسی مختصر لمحے کا تذکرہ حکیم الامتؒ نے بھی فرمایا ہے، " شب کے اخیر میں تاریکی کے بعد ایک نور ہوتا ہے جس کو صبح کاذب کہتے ہیں، ناواقف خوش ہو جاتا ہے کہ تاریکی گئی۔ پھر دفعۃً وہ نور زائل ہو جاتا ہے اور تاریکی چھا جاتی ہے <u>مگر تھوڑی ہی دیر میں پھر دوبارہ نور</u> آ جاتا ہے، جس کو صبح صادق کہا جاتا ہے .... (بصائر حکیم الامت ص ۱۵۱، بحوالہ اشرف السوانح حصہ دوم)

خلاصہ کلام یہ کہ بروجی روشنی میں دھوکہ سے بچنے کی اتنی علامات پائی جاتی ہیں جن کے ہوتے ہوئے اس کی طولانی صورت کو مدنظر رکھنے کی ضرورت ہی نہیں پڑتی۔ جبکہ اس کے برعکس 18 درجے پر روشنی کے اندر دھوکہ سے بچنے کے لئے ماسوائے طولانی یا گنبدی ہونے کے اور کوئی نشانی نہیں پائی جاتی جسے مدنظر رکھ کر آدمی دھوکہ سے بچ سکے۔ اب آپ نہیں بتائیں گے تو قارئین بتا دیں گے کہ وہ کونسی روشنی ہے جس سے دھوکہ لگنے پر حدیث کی تنبیہ صادق آتی ہے؟

(۳) بروجی روشنی بھیڑیے کی دم جیسی؟

آپ بار بار یہ فرما رہے ہیں بلکہ یہ آپ سب لوگوں کا پکا دعویٰ ہے کہ "صرف زوڈیکل لائٹ ہی وہ روشنی ہے جس کی شکل وصورت بھیڑیے کی دم جیسی ہے" اس فقیر نے اس حوالے سے پچھلے خط میں "صرف ایک سوال کا جواب مطلوب" کے عنوان سے ایک سوال کیا تھا مگر آپ نے ابھی تک اس سوال کا جواب نہیں دیا۔ آپ بروجی روشنی کی صرف طولانیت کو نہ دیکھے، وہ تو اوپر عرض کیا گیا کہ بروجی روشنی میں دیگر صفات کے ہوتے ہوئے صبح کاذب کے ثبوت میں طولانیت کا موجود ہونا مفید ہی نہیں۔ چہ جائیکہ اس کی وجہ سے اس کو ذنب السرحان کی طرح قرار دیا جائے۔ ذیل میں پچھلے خط کا خلاصہ ملاحظہ فرمائیں؛

وضاحت: صبح کاذب کو فقہاء کرام نے بھیڑیے کی دم (ذنب السرحان) کے ساتھ تشبیہ دی ہے۔

(۱) ...... شرح کنز الدقائق میں ہے؛ وَالْعَرَبُ تُشَبِّهُهُ بِذَنَبِ السِّرْحَانِ لِمَعْنَيَيْنِ أَحَدُهُمَا طُولُهُ وَالثَّانِي أَنَّ ضَوْءَهُ يَكُونُ فِي الْأَعْلَى دُونَ الْأَسْفَلِ كَمَا أَنَّ الذِّئْبَ يَكْثُرُ شَعْرُ ذَنَبِهِ فِي أَعْلَاهُ لَا فِي أَسْفَلِهِ (تبیین الحقائق شرح كنز الدقائق، باب مواقيت الصلوٰة)

"اور عرب (صبح کاذب کو) بھیڑیے کی دم کے ساتھ دو وجوہات کی بنا پر تشبیہ دیتے تھے۔ ایک اس کا طول جبکہ دوسرا یہ کہ اس کی روشنی افق کے ساتھ متصل ہونے کی بجائے افق سے اوپر ہوتی ہے۔ جیسا کہ بھیڑیے کی دم میں بال نیچے کم اور اوپر زیادہ ہوتے ہیں"

اسی طرح امام رافعی شافعی بھی یہی تشریح العزیز شرح الوجیز میں بیان کرتے ہیں؛

(۲) ...... والعرب تشبهه بذنب السرحان لمعنيين أحدهما طوله والثاني أن الضوء يكون في الاعلى دون الاسفل كما أن الشعر يكثر على أعلى ذنب الذئب دون أسفله (العزيز شرح الوجيز، دار الكتب بيروت، ج ۱ ص: ۳۷٤ طبع اول: ۱٤۱۷ھ)

چونکہ جناب ماہر فن ہیں تو مناسب ہے کہ ایک حوالہ ماہرین فن کا بھی عرض کر دوں۔

(۳) ــــ چنانچہ شرح چغمینی میں ہے؛

<u>فيظهر في الافق بل فوقه النور في البياض المستطيل المستدق الظاهر فوق الارض او لا يسمّى بالصبح الكاذب</u> كان لون الافق بعده مظلماً يكذب كونه نور الشمس .... (محمود بن محمد بن عمر الجغمینی، شرح چغمینی، ص ۱۴۴)

"<u>پھر افق بلکہ اس سے اوپر ایک روشنی ظاہر</u> ہو جاتی ہے یعنی زمین کے اوپر جو بیاض مستطیل اول ظاہر ہوتا ہے وہی صبح کاذب کہلاتا ہے"

ان مختصر حوالاجات سے معلوم ہوا کہ صبح کاذب کو بھیڑیے کی دم کے ساتھ مشابہت کے لئے مندرجہ ذیل دو صفات کا پایا جانا ضروری ہے۔ ورنہ اس کے اوپر ذنب السرحان کی تعریف صادق نہیں آئے گی۔

(۱) طولانی صورت میں آسمان کی بلندی میں اوپر چڑھتی ہوئی ہو۔ (أَحَدُهُمَا طُولُهُ)

(۲) صبح کاذب کی روشنی افق کے ساتھ متصل نہیں بلکہ افق سے اوپر نمودار ہوگی۔ (وَالثَّانِي أَنَّ ضَوْءَهُ يَكُونُ فِي الْأَعْلَى دُونَ الْأَسْفَلِ)
گویا اس کی روشنی نیچے کم اور اوپر زیادہ ہوگی۔ (كَمَا أَنَّ الذِّئْبَ يَكْثُرُ شَعْرُ ذَنَبِهِ فِي أَعْلَاهُ لَا فِي أَسْفَلِهِ)

چنانچہ آنجناب اپنی ارسال کردہ تصویروں کو دیکھ کر ارشاد فرمائیں کہ بروجی روشنی میں طول کے علاوہ یہ دوسری صفت (یعنی روشنی فِي الْأَعْلَى دُونَ الْأَسْفَلِ) پائی جاتی ہے؟ معاف فرمائیے گا! آنجناب نے تو یہاں معاملہ بالکل برعکس (یعنی في الاسفل دون الاعلىٰ) بنا دیا ہے۔ ان تصاویر میں تو ایک عام شخص کو بھی نظر آ جاتا ہے کہ ان میں افق خوب روشن ہے اور روشنی بلحاظ اوپر کے نیچے زیادہ پھیلی ہوئی اور واضح ہے۔ لہٰذا جب بروجی روشنی کا نچلا حصہ افق کے ساتھ (!) ......

متصل ہوکر (۲) ......اوپر والے حصے سے زیادہ روشن اور پھیلی ہوئی .... نظر آرہی ہے، تو فقہاء کی تصریحات کے مطابق "بروجی روشنی" "کذب السرحان" کے مصداق سے خارج ہوگئی۔ امید ہے کہ آنجناب دیگر سوالات کے علاوہ اس سوال کا جواب خصوصی طور پر ارسال فرمائیں گے۔

سوال (۳): جب آپ کے نزدیک بروجی روشنی بھیڑیے کی دم جیسی ہے، تو فقہاء کرام نے کذب السرحان کے لئے اس کے طول کے علاوہ جو دوسری وجہ لکھی ہے (یعنی اس کی روشنی نیچے سے کم اور اوپر زیادہ ہوگی اسی طرح فقہاء کرام نے بالاتفاق لکھا ہے کہ کاذب کی روشنی اور افق شرقی کے درمیان افق پر اندھیرا ہوتا ہے) آپ نے جو تصاویر بھیجی ہیں اس میں کونسی تصویر ایسی ہے جس میں افق پر اندھیرا ہو؟

(۴) بروجی روشنی کا کچھ دیر کے لئے نظروں سے اوجھل ہوجانا

آپ فرماتے ہیں کہ بروجی روشنی صبح صادق کے بالکل قریب کچھ دیر کے لئے نظروں سے اوجھل ہوجاتی ہے۔ واقعی یہ بات اصولی طور پر صبح کاذب کی روشنی میں موجود ہونا بہت اہم ہے مگر افسوس کہ یہ علامت آپ کی تصریحات کے مطابق بروجی روشنی میں نہیں پائی جاتی۔ آپ نے مراسلہ جاوید قمر کے حوالے سے لکھا ہے:

"اس روشنی کے ختم ہونے اور فلکی فلق کے طلوع ہونے تک کے درمیان خاصہ وقفہ ہوتا ہے۔ اس طرح فلکی فلق کے طلوع سے فوراً پہلے یعنی سورج کے 18 درجات زیر افق کی حد تک پہنچنے سے قبل افق پر کوئی روشنی نہیں ہوتی" .... (صبح صادق و صبح کاذب ص نمبر ۳۱)

اسی بروجی روشنی کو بعض اہل علم نے بھی صبح کاذب سمجھ کر اس کا دورانیہ لکھا ہے۔ مولانا احمد رضا خان بریلوی صاحب لکھتے ہیں:

"بلکہ 18 درجہ انحطاط پر صبح صادق ہوجاتی ہے۔ اور اس سے بہت درجے پہلے صبح کاذب (یعنی بروجی روشنی۔ قاسمی) فقیر نے بچشم خود مشاہدہ کیا کہ محاسبات علم ہیئت سے آفتاب ہنوز ۳۳ درجے افق سے نیچے تھا۔ ... آگے لکھتے ہیں ... کہ اس میں اور صبح صادق میں ۱۵ درجے سے بھی زائد فاصلہ ہے" (درء القبح عن درک وقت الصبح ص ۸، احمد رضا خان (م ۱۳۴۰ھ)

اور بھی متعدد حوالاجات اس عنوان پر پیش کئے جاسکتے ہیں جن میں یہ حقیقت مذکور ہے کہ بروجی روشنی اور 18 والی صبح صادق کے درمیان اندھیرے کا اچھا خاصہ وقفہ ہوتا ہے۔ نیز آپ نے اسی خط میں تحریر فرمایا ہے کہ:

"اور اس یونیورسل ترتھ کو بھی سب ہی مانتے ہیں کہ سورج جیسے ہی اس 18 درجے پر پہنچتا ہے اس سے پہلے پہلے مکمل تاریکی چھائی ہوئی ہوتی ہے مکمل اندھیرا ہوتا ہے" (جناب کا موجودہ خط)

محترم یہ آپ کی پہلی تحریروں کے اقتباسات ہیں بلکہ مؤخر الذکر عبارت تو اس آخری خط کے الفاظ ہیں، جن میں آپ نے 18 درجے سے قبل مکمل اندھیرا اور اچھے خاصے وقفے پر مشتمل اندھیرا تسلیم کیا ہے، اور اب زیر تبصرہ عنوان کے ضمن میں آپ بروجی کو "کچھ دیر کے لئے نظروں سے اوجھل" قرار دے رہے ہیں۔ کیا گھنٹوں پر مشتمل چھائی ہوئی مکمل اندھیرے سے قبل غائب بروجی روشنی کو "کچھ دیر کے لئے نظروں سے اوجھل" کہا جاسکتا ہے؟ یا کیا بروجی روشنی جو صبح صادق سے گھنٹوں قبل غائب ہوچکی ہو مندرجہ ذیل عبارت کا مصداق بن سکتی ہے؟ آپ تحریر فرماتے ہیں:

" اور اس کی روشنی دن نکلنے کا ساتھ ہی صبح صادق کی روشنی میں دن کی انتہائی ابتدائی لمحات میں ضم ہوجاتی ہے "

محترم! ایک طرف آپ اسے گھنٹوں پہلے مکمل اندھیرے سے نکال رہے ہیں اور دوسری طرف آپ بروجی روشنی کو صبح صادق کے ساتھ ضم کررہے ہیں، آخر اس تضاد کا کیا بنے گا؟

سوال (۴): سوال یہ ہے کہ بروجی روشنی کے اختتام کے حوالے سے آپ کے بیان میں تضاد کیوں ہے کبھی آپ بروجی روشنی اور فلکی فلق کے درمیان گھنٹوں وقفہ بتا رہے ہیں اور کبھی آپ اسے فلکی فلق کی روشنی میں ضم کرتے نظر آرہے ہوتے ہیں؟

(۵)...... راقم کے پچھلے خط کو نہ پڑھنے کی وجہ، راقم کا مشاہدہ :

مجھے افسوس اس بات پر نہیں ہے کہ آپ نے انگریزوں کی تحقیق پر اعتماد کرکے 18 درجے پر صبح صادق کیوں تسلیم کیا ہے۔ مجھے حد درجہ افسوس اس بات پر ہے

کہ آپ کے بعض تحریرات سے ایسے شواہد ملتے ہیں جنہیں آنجناب کے بارے زبان و قلم پر لانا ہمارے لئے نہایت تکلیف دہ ہے۔ وہ یہ کہ اس قسم کا طرز کار اور حق پرستی کا ایک شخص میں جمع ہونا اجتماع نقیضین کے مترادف ہے۔ حالانکہ ہم بزرگوں کے معتقد اور ایک صحبت یافتہ اور نیک آدمی کے بارے میں یہ خیال دل میں نہیں لاسکتے۔ مگر اس کے باوجود یہ طریقہ کار (جو بھی اپنا رہا ہو) قابل تحقیق مسائل میں نہایت خطرناک نتائج کو دامن گیر ہوتا ہے۔

چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ: "اور اس وقت جیسی روشنی ہوتی ہے اس کا مولانا شوکت قاسمی صاحب نے قرآن شریف بردایاں ہاتھ رکھ کے حال بیان کردیا کہ اس وقت سیدو انرجی جیسی مدھم روشنی ہوتی ہے۔" یہاں آنجناب کو اپنے مطلب کی بات تو نظر آتی ہے جس پر بار بار اظہار مسرت فرمارہے ہیں مگر ہمارے ہی قلم سے یہ عبارت نظروں اوجھل ہی رہتی ہے۔ ہم نے آنجناب کو مشاہدے کی جو بات لکھی تھی وہ یہ تھی:

"کہ اس فقیر نے متعدد دفعہ 18 درجے پر ظاہر ہونے والی روشنی بالکل انرجی سیور کی طرح سفید مگر مدھم طلوع دیکھی ہے جو کہ اپنی جگہ استقامت کے ساتھ برقرار رہتی ہوئی (اس وقت مجھے کاکاخیل صاحب کی بات یاد آجاتی تھی، آگے تشریح آرہی ہے) ہر دفعہ ٹھیک 15 درجے سے کچھ لمحات پہلے غائب ہوکر مکمل پورے آسمان پر ایک جیسا اندھیرا چھا جاتا تھا۔ جس کے فوراً بعد وہاں سے پھیلی ہوئی روشنی دوبارہ نمودار ہوجاتی تھی۔ اور یاد رہے کہ یہ دوبارہ روشنی رنگت میں کسی طرح پہلی کی روشنی جیسی نہیں ہوا کرتی ہے۔ اور الحمد للہ جتنے واضح مشاہدات کئے ہیں سب میں ایک ہی کیفیت ملاحظہ کی ہے، اسی طرح شفق ابیض کے مشاہدات جب کئے ہیں ایک دن بھی ہم نے شفق ابیض 15 درجے کے بعد نہیں دیکھا"

اسی طرح آپ مزید تحریر فرماتے ہیں:

"میں نے جب آپ کے 29 کمپوز کئے ہوئے خط کو (...) صفحہ نمبر چھ پر یہ پڑھا کہ اللہ رب العزت کے فضل و کرم سے آپ کو صبح صادق کا مشاہدہ 18 درجہ پر ہوگیا میں بے حد خوش ہوا اور پھر میں نے سوچا اب مزید گفتگو کی بحث کی اور ای میل کی کیا ضرورت مسئلہ تو اللہ رب العزت نے مشاہدہ کرا کے حل کردیا"

اور یہ بھی آپ لکھ رہے ہیں:

" مہربانی فرما کر اپنے مشاہدہ کو پس پشت نہ ڈالیں۔ جہاں جہاں آپ نے ای میل بھیجی ہیں ان سے فرمائش کہ ہاں اللہ کا شکر ہے میں نے صبح صادق کا مشاہدہ کرلیا"

ہم نے مشاہدے میں لکھا ہے: "ہر دفعہ ٹھیک 15 درجے سے کچھ لمحات پہلے غائب ہوکر مکمل پورے آسمان پر ایک جیسا اندھیرا چھا جاتا تھا۔ جس کے فوراً بعد وہاں سے پھیلی ہوئی روشنی دوبارہ نمودار ہوجاتی تھی" ہمارے مشاہدے میں یہ ساری بات شامل ہے مگر آپ نے انصاف نہیں کیا بلکہ آدھی عبارت کاٹ کر ایک باطل کا رویہ اختیار کیا جو کہ کسی طرح بھی آپ کی شان کے لائق نہیں تھا۔ سوال یہ ہے کہ چلو کچھ دیر کیلئے یہ تسلیم کیا گیا کہ واقعی احقر نے 18 درجے پر مشاہدہ کرکے صبح صادق دیکھ لی ہے، تو پھر کیا آپ ایسی صبح صادق کے قائل ہوسکتے ہیں جو ظہور کے بعد غائب ہوجائے اور اس کی جگہ اندھیرا چھا جائے؟ اگر نہیں اور واقعی نہیں بلکہ کبھی بھی نہیں تو پھر ہم نے اپنے مشاہدے میں روشنی کے ظہور کے کچھ دیر بعد اندھیرا آنا بھی تو لکھا ہے۔ ہمارے مشاہدے کا یہ حصہ کہاں چلا گیا؟ معاف فرمایئے گا اس طرز عمل سے یہ احتمال یقیناً پیدا ہوسکتا ہے، کہ کسی کے دل میں یہ بات آجائے کہ آنجناب نے اپنی کتاب میں جو مشاہدات بزرگوں کے نقل کئے ہیں اس میں بھی قطع برید کا ارتکاب کیا گیا ہوگا۔

اب آپ بھی قرآن پاک پر ہاتھ رکھ کر کیا بتاسکتے ہیں کہ آپ کی عبارت کے اندر کتنی صداقت و دیانت پائی جاتی ہے؟ جس سے تحقیق میں حق پرستی کا اندازہ لگایا جاسکے۔ ہم نے جو مشاہدہ ذکر کیا ہے اس سے اپنے مطلب والی عبارت نکال کر باقی عبارت کو پڑھنے کی کیوں ضرورت محسوس نہیں کی گئی؟ علاوہ ازیں ہمیں سمجھ نہیں آتی کہ ہمارے مشاہدے کے اتنا واضح مفہوم بلکہ تصریحات کے باوجود اس کے خلاف لکھنا اور مکمل آدھا بیان حذف کرکے اس غلط بیانی پر اللہ جل جلالہ کو گواہ بنانا اور پھر راقم کو بار بار اپنے مشاہدہ کے بارے میں جائزے کا مشورہ دینا، کیا اس سے آنجناب کی عدالت مجروح نہیں ہوگی؟ کیا اس طرز عمل کے اختیار کرتے ہوئے ایک

شخص کی کسی تحریر و تحقیق پر اعتماد بحال رہ سکتا ہے؟ اور پھر جو سب سے خطرناک بات ہے وہ یہ کہ آپ اپنے اس کلام میں بار بار اللہ جل جلالہ کا حوالہ بھی دے رہے ہیں جسے اگر جھوٹی قسم قرار دیا جائے تو مبالغہ نہ ہوگا۔

سوال (۵) آنجناب نے احقر کا مشاہدہ قطع و برید کر کے کیوں پیش کیا؟ اور پھر اس پر اللہ کے شکر ادا کرنے کی شرعی حیثیت کیا ہوگی؟

سوال (۶) جو شخص اپنی تحقیق میں خلاف واقع امور کا ارتکاب کرے یا حقائق کو قطع و برید کے ساتھ پیش کرے، محققین کے نزدیک اس کلام کی حیثیت کیا ہے؟

سوال (۷) ایسا طرز عمل اگر کسی شرعی مسئلہ میں ثابت ہو کر اسلامی معاشرے میں پھیل جائے تو اس حوالے سے علمائے اسلام کی کیا ذمہ داری بنتی ہے؟

(۶) کل تک قائلین 15 والے 18 درجے کے وقت پر اندھیرے کے قائل تھے۔

آپ لکھتے ہیں کہ "کل تک چندرہ درجے کے ماننے والے کہتے تھے 18 درجے پر مکمل اندھیرا ہوتا ہے تاریکی چھائی ہوئی ہوتی ہے۔ اللہ کی شان اس مالک نے آپ کو 18 درجے پر ہی مشاہدہ کرادیا آپ نے متعدد بار اس کا مشاہدہ کیا ہے"۔ آپ سے سوال ہے کہ ہم نے یہ کب کہا ہے کہ 18 درجے پر مکمل اندھیرا ہوتا ہے؟ آپ ایک حوالہ پیش کریں جس میں ہم نے یہ تصریح کی ہو؟ جب ہم 18 درجے پر صبح کاذب کے قائل ہیں تو ایک شخص صبح کاذب کو روشنی سمجھ کر کیسے کہہ سکتا ہے کہ ہم 18 درجے پر اندھیرے کے قائل ہو گئے؟ کیا اس کے نزدیک صبح کاذب اندھیرے کا نام ہوگا؟ اللہ کے بندے یہ بات تو عقل میں آنے والی نہیں ہے کہ ایک شخص ایک وقت میں صبح کاذب کی روشنی کے ظہور کا دعویٰ کرے اور دوسرا اسے اندھیرا قرار دے دیں! کیا آپ کے نزدیک روشنی اور اندھیرا ایک چیز کے دو نام ہیں؟ جہاں تک 18 درجے پر موجودہ مشاہدہ کی بات ہے اس کی وضاحت پچھلے عنوان میں ہو چکی۔

ہاں ہم نے یہ دعویٰ کیا ہے اور الحمدللہ قدیم و جدید دونوں ماہرین فن کے حوالوں کی موجودگی میں کیا ہے اور اسے آنجناب یونیورسل ٹرتھ کہہ کر مان بھی چکے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ 18 درجے سے پہلے مکمل اندھیرا ہوتا ہے نہ کہ 18 درجے کے وقت۔ اس اندھیرے کے بعد پہلی روشنی جو نکلتی ہے یہ 18 درجے کے وقت میں ظاہر ہوتی ہے جسے باتفاق قدیم مسلمان ماہرین نے صبح کاذب قرار دیا ہے۔ لیکن آپ نے ہماری طرف 18 درجے سے پہلے کی بجائے بعد والی بات منسوب کردی۔ اس کا ثبوت آپ کہاں سے پیش کریں گے؟

(۷)......دارالعلوم کراچی والوں کے جدید مشاہدات

آپ نے دارالعلوم کے جدید مشاہدات کی بات بھی کی ہے، اس کے بارے میں ہماری دوبارہ درخواست یہ ہے کہ ان سوالات کا جواب تحریر فرمائیے جو کہ ہم نے آپ کو پچھلے خط میں ارسال کئے ہیں۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ اس میں ایک مشاہدہ بھی ایسا نہیں جس میں انہوں نے افق شرقی پر بادل یا کم از کم گرد و غبار نہ دیکھے ہوں۔ ایسے مشاہدات کے ہونے اور نہ ہونے میں کیا فرق ہے جسے ہر تحریر میں بار بار ذکر کیا جاتا ہے؟

سوال (۸) جدید مشاہدات میں کون سا مشاہدہ ایسا ہے جس میں افق شرقی پر بادل یا کم از کم گرد و غبار نہ پایا گیا ہو؟ نشاندہی فرما کر ان کی تعداد تحریر فرمائیں۔

(۸)......اپنے مسلک کو نہ چھوڑنا دوسرے کے مسلک کو نہ چھیڑنا:

یہ بات بھی ہم نے نہیں لکھی مگر جب آپ نے لکھ کر گویا اسے اپنے اوپر لازم سمجھ لیا تو کم از کم آپ تو اس پر عمل کر کے دکھائیں۔ پھر کیوں کہتے ہیں کہ قائلین 15 کو دھوکہ ہوا ہے اور 15 درجے پر عمل کرنے سے لوگوں کے روزے خراب ہو گئے؟ اپنے ہی اس قول کی بنیاد پر لوگوں کو 15 درجے پر عمل کرنے دیں۔ جہاں تک آپ نے تحریر فرمایا ہے "بات افہام و تفہیم کی آگے چلے تو کیسے چلے" بہت قابل قدر بات ہے مگر اس کا کیا کیا جائے کہ آنجناب نے احقر کے مشاہدے کو غلط رخ پر لے کر باقی تحریر پڑھنا ہی ضروری نہیں سمجھا؟

(۹)......قدیم نقشے پرانے زمانے سے برصغیر میں مستعمل ہیں:

یہ جملہ بھی آنجناب کے خط میں تحریر فرمایا گیا ہے کہ زمانہ قدیم سے برصغیر پاک و ہند میں 18 درجے پر عمل ہو رہا ہے۔ اگر آپ یہ بات واقعی درست سمجھتے ہیں تو مندرجہ ذیل واقعے پر اپنا اظہار خیال فرمائیں۔ ملاحظہ ہو:

سوال: پاکستان سے ایک تحقیق بسلسلہ وقت فجر عشاء شائع ہوئی ہے کہ صبح صادق کا وقت جو جنتریوں میں چھپتا ہے وہ صحیح نہیں ہے، رمضان شریف میں اس وقت کے لحاظ سے نماز فجر قبل طلوع صبح صادق ہو جاتی ہے، جبکہ متصل ختم وقت پر سحر پڑھی جاوے، دریافت طلب یہ ہے کہ یہ تحقیق آپ کے نزدیک صحیح ہے یا نہیں اگر کوئی شخص نماز فجر متصل وقت سحر پر پڑھے، وہ نماز صحیح ہوگی یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

مجھے فلکیات میں درک نہیں ہے ایک دفعہ مدرسہ کی جانب سے افطار و سحر سے متعلق جنتری کا مرتب کرنا میرے سپرد کیا گیا تھا اس لئے صبح صادق، طلوع، زوال، مثلین یا غروب شمس، غروب شفق کی تحقیق و تفتیش کے لئے متعدد جنتریوں کو سامنے رکھا دوربین سے دیکھا، دھوپ گھڑی سے کام لیا، قطب نما و قبلہ نما سے مدد لی، ایک ہی مقام سے متعلق 1 سے لے کر 18 منٹ تک فرق نکلا تقریباً دو ہفتے تک کوشش کر کے معذرت کردی تھی کہ یہ کام میرے بس کا نہیں ایک ضلع کے ایک قصبہ میں ایک وقت سحری کھائی جارہی ہے اور اسی وقت دوسرے قصبہ میں نماز فجر ادا کی جارہی ہے اب یا تو ایک قصبہ والوں کے روزے غلط ہیں یا دوسرے قصبہ والوں کی نماز فجر غلط، جنتری اور نقشہ دونوں کے پاس موجود، گھڑی دونوں تار سے ملاتے ہیں اور بعض نصف النہار سے بھی ملاتے ہیں اور جنتری کو تصدیق علماء کا شرف بھی حاصل ہے، اگر سحری صبح کے وقت مشتہر سے قبل ختم کردی جائے اور نماز فجر اسفار میں ادا کی جائے جو کہ اصل مذہب ہے تو کوئی خدشہ نہ رہے یا اسفار میں نہ ہو تو کم از کم اتنا لحاظ تو کرلیا جائے کہ یہ خدشہ دفع ہو کر نماز باطمینان صحیح وقت پر ادا ہو۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند (فتاویٰ محمودیہ ج ۵، صفحہ نمبر ۳۹۱/۳۹۲ ناشر جامعہ فاروقیہ کراچی)

میرے محترم! فرمائیں کہ مذکورہ بالا واقعہ برصغیر کا تو نہیں؟ نیز فرمایا جائے کہ 18 پر عمل متواتر کا اگر آنجناب کو پتہ ہے تو اکابر دیوبند اس سے کیوں بے خبر رہیں؟ یا ان بزرگوں نے (معاذ اللہ) جان بوجھ کر ایک عمل متوارث کی مخالفت کی؟ امید ہے آنجناب اپنے دعوے کو سامنے رکھ کر قابل اطمینان جواب سے سرفراز فرمائیں گے۔

سوال (۹): اگر واقعی 18 درجے پر عمل متواتر ہے تو دارالعلوم دیوبند کے مفتی حضرت محمود الحسن گنگوہیؒ نے اس کے مطابق نقشہ کیوں مرتب نہیں فرمایا؟

(۱۰)......سائنس دانوں کا کچھ نہ جاننا اور سب کم عقل ہونا:

آنجناب نے اس فقیر کی طرف یہ بات منسوب کر کے تحریر فرمایا ہے کہ "یہ پروفیسر اور سائنس دان کچھ جانتے نہیں ہیں (سب کم عقل اور ناسمجھ ہیں) ان کو اپنے نظریات کے تحفظ کی فکر ہے۔ اور احکام خداوندی کے تحفظ کی پرواہ نہیں ہے" محترم اس فقیر نے یہ نہیں لکھا ہے کہ یہ "حضرات کچھ نہیں جانتے، سب کم عقل ہیں۔۔۔" احقر نے جو لکھا ہے وہ مندرجہ ذیل ہے:

"جناب کرم ہمیں سائنسدانوں کی اس بات پر کوئی حیرانگی اور تعجب نہیں کہ ان کے دماغ میں احتیاط والی ایک متفق علیہا صورت کیوں نہیں بیٹھتی، کیونکہ احکام شریعت کی حفاظت ان حضرات کا میدان نہیں، ان کا میدان ہے سائنسی تحقیقات۔ انہوں نے "عبادات کی حفاظت" نہیں بلکہ "سائنسی نظریات کی حفاظت" کو اپنا مطمح نظر بنایا ہوا ہے۔ علماء شریعت کی نگاہیں عبادات کی حفاظت پر مرکوز ہوا کرتی ہیں جبکہ ان سائنسدانوں کی نظریں نظریات کی حفاظت پر پڑی رہتی ہیں۔ لہٰذا ان کا تو کام ہی یہ ہوگا کہ اپنے نظریے پر مرتے دم تک قائم رہو، بے شک مسلمانوں کی عبادات کا کچھ سے کچھ ہو جائے۔"

یہی وجہ ہے کہ شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم 18 درجے کے قائل ہونے کے باوجود تحریر فرماتے ہیں:

Keeping in mind, the practice in Ramadhan in Darul Uloom Karachi is that Suhoor ends at 18 degrees whilst the Adhan of Fajr is called out at after the sun reaches 15 degrees below the horizon. This is done on the basis of " IHTIAT " so as to enable practice on both the views of 18 and 15 degrees.

جبکہ آنجناب تو شائد ایک منٹ کے لئے بھی اس بات کو لکھنے کو نہیں تیار۔ تو یہ ایک سائنسدان اور اور ایک عالم دین کی سوچ کے درمیان واضح فرق ہے جو بالکل سامنے ہے۔ ہم نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا ہے کہ آپ لوگوں کے دلوں میں یہ اہم بات کیوں نہیں بیٹھتی؟ اب آپ بتائیں کہ ہم نے کہاں لکھا ہے، جو آپ نے الزام لگایا ہے؟ کہ ''یہ پروفیسر اور سائنس دان کچھ جانتے نہیں ہیں (سب کم عقل اور نا سمجھ ہیں) ''

(۱۱)......ڈاکٹر عمر افضال صاحب کے ساتھ راقم کی شیئرنگ

ڈاکٹر موصوف کے ساتھ رابطے اور شیئرنگ کا آنجناب نے جو بھی مطلب لیا ہے اس کے بارے میں کچھ نہیں کہتا البتہ ہمارا اس سے مطلب یہ تھا کہ اس موضوع پر محققانہ تبادلہ خیال ہو جائے تو شاید مسئلہ کے حل ہونے میں آسانی پیدا ہو سکے۔

(۱۲)......دھوکہ یا مغالطہ کس کو لگا ہے؟

آپ کا دعویٰ ہے کہ قائلین 15 کو صبح صادق کے سمجھنے میں مغالطہ لگا ہے جیسا کہ آپ حضرات اکثر لکھتے رہتے ہیں کہ 15 درجے پر روشنی پھیلنا شروع ہو جاتا ہے حالانکہ صبح صادق کا طلوع اس سے پہلے 18 درجے پر ظاہر ہو چکی ہوتی ہے گویا آپ کے نزدیک 15 درجے پر روشنی کے انتشار و پھیلاؤ کو دیکھ کر ہمیں دھوکہ ہو گیا کہ ابھی صبح صادق طلوع ہو گئی۔ حالانکہ ہمارا دعویٰ ہے کہ خود آپ حضرات کو صبح کاذب کو صبح صادق سمجھ کر دھوکہ لگا ہے یعنی جب رات کے اخیر میں پہلی روشنی صبح کاذب نمودار ہوئی تو اسے صبح صادق سمجھ کر آپ حضرات کو دھوکہ لگا ہے۔ جس کی وجہ سے کاذب کو صادق سمجھ بیٹھے گئے۔

سوال (۱۰) سوال یہ ہے کہ آپ کے دھوکے کا ذکر (یعنی کاذب کو دھوکے سے صادق سمجھنا) تو احادیث مبارکہ میں آیا ہوا ہے۔ جس کی وجہ ہمارے موقف کو کسی درجے تقویت مل سکتی ہے۔ مگر بقول آنجناب ہمارے دھوکے کا ذکر (یعنی صبح صادق سے دھوکہ لگنا) کس روایت وغیرہ میں آیا ہوا ہے، جس کی وجہ سے بدرجہ امکان آپ کا دعویٰ بھی درست ہو سکے؟

گویا احادیث کی روشنی میں .... ایک آدمی صبح کاذب کو صادق سمجھ کر دھوکہ کھا سکتا ہے، مگر صبح صادق کو دیکھ کر کاذب سمجھ کر دھوکہ کسی طرح بھی نہیں کھایا جا سکتا۔

(۱۳)......قابل غور:

آپ نے جو قابل غور لکھا ہے آپ کی نظر میں ہوگا مگر کیا مندرجہ ذیل حقائق قابل غور نہیں ہیں؛

۱)......پہلا خط ؛ بنام آنجناب ۱۳ ذی الحجہ،۱۴۲۶ھ

۲)......دوسرا خط؛ بنام آنجناب ۲۲ محرم ،۱۴۲۷ھ

۳)......تیسرا خط؛ بنام آنجناب ۱ ربیع الاول،۱۴۲۷ھ

۴)......چوتھا خط؛ بنام آنجناب 15 جولائی، 2012ء

۵)......پانچواں خط؛ بنام آنجناب 20 جولائی، 2012ء

۶)......چھٹا خط؛ بنام آنجناب 05 ستمبر، 2012ء (یہ چھ خطوط آنجناب کی خدمت میں جا چکے ہیں)

۷)......مفتیان کرام جامعہ فریدیہ کے نام خط 8 اپریل، 2012ء

۸)......جناب مفتی رضوان صاحب کی تحریروں کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ اول؛ 31 اگست، 2009ء ، دوم؛ 1 اکتوبر، 2010ء

۹)......''برطانیہ اور اعلیٰ عروض البلاد میں صبح صادق وکاذب'' پر تبصرہ (بنام حضرت مفتی رضاء الحق صاحب 20 ستمبر، 2007ء)

۱۰)......اوقات نماز کا نقشہ، جمہوری کونسا اور شرعی کونسا؟ (بنام علماء مانیری، صوابی، مردان، مرتبین نقشہ ۱۸ درجے فروری، 2012ء)
(بجواب ''علماء مانیری'' کے مرتب کردہ نقشہ، زیر نگرانی حضرت مفتی رضاء الحق صاحب)

آنجناب کی خدمت میں گزارش ہے کہ نئی تحریرات بھیجنے سے قبل، خود یا اپنے موقف کے قائلین علماء سب حضرات مل کر ہماری طرف سے اٹھائے گئے اشکالات

وسوالات کا مدلل جوابات ارشاد فرمائیں، تاکہ پچھلا کھاتہ صاف ہو کر آگے چلنا آسان ہو جائے۔ امید ہے کہ آپ حضرات راقم فقیر کے ان معروضات کو قابل غور سمجھ کر معقول اور دوٹوک الفاظ میں جواب سے سرفراز فرمائیں گے، اور اس خطاکار کی غلطیوں سے درگزر فرمائیں گے۔

احقر
شوکت علی قاسمی
ادارہ فرقان صوابی
1 دسمبر 2012ء